مولوی اور معاشرہ

اوریا مقبول جان

شیر شاہ سوری کے بنائے ہوئے پیمائشِ زمین کے خوبصورت نظام کی بنیاد پر جب انگریز نے برصغیر پاک وہند میں زمینوں کے ریکارڈ مرتب کرنے شروع کیے تو اس کے دماغ میں ایک طبقے سے شدید نفرت رچی بسی تھی اور وہ تھا اس سر زمین کا مولوی۔ انگریز کی آمد سے پہلے یہ لفظ معاشرے میں اس قدر عزت وتوقیر کا حامل تھا کہ بڑے بڑے علماء وفضلاء اپنے نام کے ساتھ مولوی کا اضافہ کرتے ہوئے فخر کرتے تھے۔ انگریز کی اس طبقے سے نفرت کی بنیاد ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں پڑی جس کے سرخیل یہی مسجدوں کے مولوی تھے۔ دلی کی جامع مسجد سے جہاد کے اعلان نے برصغیر کے مسلمانوں کو اس آخری معرکے کے لیے تیار کیا۔ لیکن یہ تو گزشتہ پچاس سالوں کی وہ جدوجہد تھی جو مسجدوں چٹائیوں پر بیٹھ کر دین پڑھانے والے ان مسلمان علماء نے کی تھی۔ ٹیپو سلطان کی شہادت ایسا واقعہ تھا جس نے انگریز کو برصغیر میں قدم جمانے کا موقع فراہم کیا۔ ٹیپو سلطان کی موت کی خبر اس قدر خوش کن تھی کہ آج بھی ایڈمبرا کے قلعہ میں موجود ٹیپو کی نوادرات کے ساتھ یہ تحریر درج ہے کہ اس کی موت پر پورے انگلستان میں جشن منایا گیا۔ اس کے بعد انگریز نے ساری توجہ ان مسلمان مدرسوں کو بند کرنے، ان کو مسمار کرنے اور وہاں پر ہونے والے تدریسی کام پر پابندی لگانے پر مبذول کردی۔ شاہ ولی اللہ کا خانوادہ برصغیر کا سب سے معتبر دینی خاندان سمجھا جاتا تھا۔ اسی کے ایک سپوت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے ۱۸۰۳ء میں انگریزوں کے خلاف جہاد کا مشہور فتویٰ دیا اور برصغیر کو دار الحرب قرار دیا۔ یہی فتویٰ تھا جس کی بنیاد پر ۱۸۳۱ء میں سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید کی تحریک انھی مسجدوں کی چٹائیوں سے اٹھی۔ سانحہ بالاکوٹ کے بعد یہ تحریک ختم نہ ہوئی بلکہ اس قیادت مولانا نصیر الدین دہلوی نے سنبھالی۔ ۱۸۴۰ء میں ان کی وفات کے بعد مولانا ولایت علی عظیم آبادی اور ان کے بھائی عنایت علی عظیم آبادی نے ان کو زندہ رکھا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں یہی وہ جماعت تھی جس نے اپنے شاگردوں کی صورت ایک مزاحمتی فوج تیار کی۔ مولانا احمد شاہ مدراسی، مولانا رحمت اللہ کیرانوی، مولانا فضل حق خیر آبادی اور دیگر علماء کی ایک طویل فہرست ہے، جنھوں نے مولانا فضل حق خیر آبادی کی قیادت میں جہاد کا فتویٰ جاری کیا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی قیادت مولانا احمد اللہ شاہ مدراسی کر رہے تھے۔ جن کے بارے میں انگریز افواج اور انتظامیہ متفق تھی کہ وہ ان کا شمالی ہند میں سب سے بڑا دشمن ہے۔ آرکائیوز کے اندر موجود دستاویز میں اس مولوی کا جس قدر خوف خط وکتاب میں دکھائی دیتا ہے وہ حیران کن ہے۔ ان کے مقابلے میں

ایک دوسرا طبقہ تھا جس کی وفاداریوں نے انگریز کے دل میں اپنی جگہ بنالی تھی ۔ یہ تھا خطۂ پنجاب کا زمیندار چودھری اور نواب جنھوں نے مسلمانوں کی اس جنگ آزادی میں مجاہدین کے خلاف لڑنے کے لیے افرادی قوت فراہم کی۔ یہی نہیں بلکہ ان بڑے بڑے زمینداروں نے اپنے علاقوں میں جس طرح مسلمانوں کا خون بہایا اور انگریز کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کو دبایا وہ تاریخی سچائی ہے۔ پاکستان کی اسمبلیوں میں بیٹھے ہوئے اکثر ممبران کے آباءواجداد مسلمانوں کے خلاف اس خونریزی کی قیادت کرتے تھے اور یہاں تک کہ ایک مسلمان جہادی کو مارنے کا معاوضہ صرف چند روپے لیتے تھے۔ پنجاب کی دھرتی کے یہ "عظیم سپوت" جن کی اولادیں آج ہماری سیاسی قیادت ہیں انگریز کے اس قدر وفادار تھے کہ جنگ عظیم اول میں جب فوج کی بھرتیاں شروع ہوئیں تو ۱۹۱۴ء میں ۲۸ ہزار میں سے ۱۴ ہزار پنجاب سے بھرتی ہوئے۔ ۱۹۱۵ء میں ۹۳ ہزار میں سے ۴۶ ہزار پنجاب سے اور ۱۹۱۶ء کے آخر تک پورے ہندوستان سے دولاکھ تیئیس ہزار نوجوان انگریز کے لیے لڑنے کے لیے فوج میں بھرتی ہوئے۔ ان میں سے ایک لاکھ دس ہزار پنجاب سے تھے۔ دوسری جانب ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ہزاروں علماء کو پھانسیاں دی گئیں، توپ کے ساتھ باندھ کر اڑا دیا گیا، کالا پانی بھیجا گیا مگر ان کی تحریک زندہ و جاوید رہی۔ ۱۸۶۴ء میں انبالہ سازش کیس میں مولانا جعفر تھانیسری، مولانا یحییٰ اور مولانا محمد شفیع کو پھانسی کی سزا سنائی جاتی ہے۔ شوق شہادت کا یہ عالم کہ تینوں سجدۂ شکر ادا کرتے ہیں۔ انگریز ڈپٹی کمشنر پارسن اگلے دن آتا ہے اور کہتا ہے "ہم تم کو تمہاری مرغوب سزا شہادت نہیں دیں گے بلکہ تمہیں تمام زندگی کالا پانی میں کاٹنا ہوگی۔ اس کے بعد یہ مشعل مستقل روشن رہتی ہے۔ ۱۸۶۳ء پٹنہ سازش، ۱۸۷۰ء مالوہ سازش، ۱۸۷۱ء انبالہ سازش، ۱۸۷۰ء راج محل سازش اور ایسی بے شمار بغاوتیں برصغیر کے اس مولوی کے سینے کا تمغہ ہیں جو بوریہ نشین تھا۔

انگریز جب ریونیو ریکارڈ مرتب کرنے لگا تو اس نے برصغیر اور خصوصاً پنجاب میں آبادی کو دو حصوں میں تقسیم کردیا۔ ایک باعزت کاشتکار اور دوسرے غیر کاشتکار، کاشتکاروں میں وہ اعلیٰ نسل نواب، چودھری، سردار، وڈیرے اور خان شامل تھے جنھوں نے انگریز سے وفاداری کے صلے میں زمینیں، جاگیریں اور جائیدادیں حاصل کی تھیں۔ جبکہ غیر کاشتکاروں میں محنت مزدوری سے رزق کمانے والے لوہار، ترکھان، جولاہے، موچی وغیرہ۔ انھیں عرف عام میں کمی یعنی کمترین کہہ کر پکارا جانے لگا۔ پنجاب میں کمی کمین ایک عام لفظ ہے جو ہر متکبر زمیندار کے منہ پر ہوتا ہے۔ ریونیو ریکارڈ میں ایک "فہرست کمیاں" مرتب کی گئی جس میں لوہار، ترکھان، موچی، جولاہے کے ساتھ مسلمانوں کی قیادت کے دینی طبقے مولوی کو بھی شامل کردیا گیا اور پھر گاؤں میں جو تضحیک کمی کمینوں کے حصے میں آئی مولوی کو بھی اسی تضحیک کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن اس کے باوجود اس طبقے نے مسجد کی چٹائی سے دین کی مشعل تھامے رکھی۔ ہزاروں دیہاتوں میں یہ واحد پڑھا لکھا فرد ہوا کرتا تھا لیکن بڑے زمیندار جو جاہل اور ان پڑھ تھے ان کی تذلیل سہتا، جوتیوں میں بٹھایا جاتا، کٹائی پر بیگار میں لگایا

جاتا مگر کمال ہے اس مرد باصفا کا کہ صبح فجر پر مسجد پہنچتا، چبوترے پر کھڑے ہوکر اذان دیتا، لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا، بچوں کے کان میں اذان دیتا، نکاح پڑھاتا اور اس ظالم چوہدری کے مرنے پر اس کے لیے قرآن بھی پڑھتا اور دعا کے لیے ہاتھ بھی اٹھاتا۔شہروں میں بھی مولوی کو مسجد کی ڈیوٹی تک محدود کردیا گیا۔ معاشرے سے اس کا تعلق صرف تین مواقع پر ہوتا ہے۔ پیدائش کے وقت کان میں اذان، شادی کے وقت نکاح خوانی اور موت پر مرنے والے کا جنازہ اور دعائے مغفرت۔ ملک بھر کی چھوٹی چھوٹی لاکھوں مساجد میں یہ امام ایک مزدور سے بھی کم تنخواہ پر امامت کا سب سے اہم فریضہ یعنی اللہ کی جانب بلانا، ادا کرتے رہے، بچوں کو قرآن بھی پڑھاتے رہے اور پنجگانہ نماز کی امامت بھی۔ کبھی ایک سیکنڈ کے لیے بھی مساجد میں نماز لیٹ نہ ہوئی کہ مولوی اپنے مطالبات کے حق میں ہڑتال پر ہیں۔ اس معاشرے نے جو فرض عین انھیں سونپا انھوں نے معاشرے کے ہر شعبے سے زیادہ حسن وخوبی اور اخلاص کے ساتھ ادا کیا۔

اس سب کے بدلے میں انگریز کے اس تخلیق کردہ معاشرے نے مولوی کو کیا دیا۔ وہ قرآن جس کی تعلیم کو اللہ نے سب سے بہتر تعلیم قرار دیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان معلموں اور طالب علموں کو افضل ترین قرار دیا۔ یہ طالب جو اس راستے پر نکلے شام کو ہر دروازے پر دستک دے کر کھانا اکٹھا کرتے ہیں اور پھر جو روکھی سوکھی مل جائے اسے نوش جاں کرتے ہیں۔ عالیشان کوٹھیوں میں رہنے والے اپنے بچوں کو انگریزی، فزکس، کیمسٹری کے لیے ہزاروں روپے ماہانہ دے کر بہترین استاد کا بندوبست کرتے ہیں، لیکن قرآن پڑھانے کے لیے انھیں ایسا مولوی چاہیے جو دو وقت روٹی لے کر خوش اور زیادہ سے زیادہ عید پر ایک جوڑا۔ جنھیں اپنے سگے ماں باپ کو موت کے بعد نہلانا نہیں آتا، اپنے باپ یا ماں کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لیے مغفرت کی دعا کے دو حرف پڑھنے نہیں آتے وہ مولوی کا تمسخر اڑاتے رہے۔ اسے تضحیک کا نشانہ بناتے رہے۔ لیکن یہ مولوی اللہ کا بندہ اس معاشرے کی تمام تر ذلت اور رسوائی کے باوجود پانچ وقت اللہ کی بڑائی اور سید الانبیاء کی رسالت کا اعلان کرتا رہا۔ وہ اگر سرکار کی کسی مسجد میں ملازم ہوا تو اس کی عزت وتوقیر بھی پاؤں تلے روندی گئی۔ کسی اوقاف کے مینیجر نے اس کو ہاتھ باندھ کر کھڑا کیا تو دوسری جانب کسی انگریز فوجی یونٹ کے کرنل نے بلا کر کہا او مولوی تمھیں سمجھ نہیں آتی یہ تم کیا قرآن کے الٹے سیدھے معانی نکالتے رہتے ہو، انسان کے بچے بن جاؤ ورنہ کوارٹر گارڈ بھی بند کردوں گا۔ تمسخر، تضحیک، ذلت، لطیفے بازی سب اس مولوی کا مقدر تھی اور ہے۔ اب تو اگر کوئی اس حلیے کا شخص کسی چیک پوسٹ پر آجائے تو دہشتگردی کے شبے میں تلاشی کے عذاب سے بھی گزرتا ہے۔ لیکن اس سب کے باوجود اس دور کی پر آشوبی میں دین کی اگر کوئی علامت ہے تو اس بوسیدہ سی مسجد کے چھوٹے سے کوارٹر میں رہنے والا مولوی۔

(باقی صفحہ نمبر ۶۳)

صرف مستند اور معیاری کتب — مقابلتاً مناسب نرخ در عایت — خود پڑھیں تحفہ میں دیں

علماء، طلباء، دارالافتاء اور لائبریریوں کے لیے چند جدید اہم کتب

القاموس الفرید ۲ جلد

عربی۔اردو۔انگلش — سہ لسانی لغت

Al-Qamoos-ul-Fareed
A Trilingual Dictionary
Arabic-Urdu-Eng

عربی۔اردو۔انگریزی کی پہلی لغت جس میں یہ اہتمام کیا گیا کہ جو قلیل الاستعمال الفاظ ہیں انہی کو شامل کیا جائے۔ اس کے علاوہ مترادفات بھی شامل ہونے کی وجہ سے افادیت بہت بڑھ گئی۔ مولانا بدرالزماں قاسمی

امپورٹڈ کاغذ، اعلیٰ طباعت، مضبوط جلد مع ڈسٹ کور۔ ۲ ضخیم جلد میں -/3400

جدید عربی ایسے بولیے	۲ رنگہ مولانا بدرالزماں قاسمی	عربی۔اردو	200/-
جدید عربی ایسے بولیے	۲ رنگہ مولانا بدرالزماں قاسمی	عربی۔انگریزی	270/-
عربی اور انگلش بولنا سیکھیے	۲ رنگہ مولانا بدرالزماں قاسمی	عربی۔انگریزی	260/-
خطوط نویسی (اسلوب الرسائل)	۲ رنگہ مولانا بدرالزماں قاسمی	عربی۔انگریزی	340/-
منتخب تاریخی واقعات ومضامین	۲ رنگہ — عربی زبان کے طلباء کیلئے آرٹ کارڈ — مولانا بدرالزماں قاسمی	عربی۔اردو	180/-

مفتی محمد جاوید قاسمی سہارنپوری کے تراجم وشروحات

درس ہدایۃ النحو	مجلّد	360
درس کافیہ	مجلّد	380
درس علم الصیغہ مع خاصیات ابواب	کارڈ جلد	130
نحو میر اردو مع تمرین وتعلیق	کارڈ جلد	80
میزان الصرف اردو مع تمرین وتعلیق	کارڈ جلد	70

پہلی بار عنوانات، ہر سورت کے تفسیری نمبرات، تفصیلی فہرست مضامین کے ساتھ

تفسیر عثمانی کلاں ایک جلد میں

(عنوانات مولانا محمد ولی رازی) (پسند فرمودہ مفتی محمد تقی عثمانی) — ۲ رنگہ

میٹ پیپر، ریگزین جلد قسم اوّل ۲ رنگہ طباعت -/1600

پاکستانی سفید عمدہ کاغذ، لمینیشن جلد قسم دوم سنگل کلر طباعت -/1100

تفسیر مظہری اردو ۶ جلد — قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ

عربی متن کا اضافہ، تفصیلی عنوانات اور جا بجا تسہیل کے اضافہ کے ساتھ

۲ رنگہ — امپورٹڈ سفید کاغذ، ریگزین جلد۔ قسم اوّل -/6800

۲ رنگہ — سفید پاکستانی کاغذ، لمینیشن جلد مع ڈسٹ کور۔ قسم دوم -/5000

کتاب المسائل ۳ جلد

مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری

فاضل مرتب نے روزمرہ پیش آنے والے اہم مسائل نہایت آسان اور محققانہ انداز میں معتبر حوالوں کے ساتھ جمع فرمادیئے۔ اور اس کتاب کے مندرجات اور حسن ترتیب و انتخاب نے کتاب کو بہت نافع بنادیا ہے۔ مکمل ۳ جلد قیمت -/1000

کتاب النوازل ۱۹ جلد

مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری

یہ "مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری دامت برکاتہم" کے ۲۵ سالہ فتاویٰ کا مجموعہ ہے جو دارالافتاء جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد میں لکھے جاتے رہے۔ حضرت کے فتاویٰ کو ہندوستان کے مفتیان کرام و دارالافتاؤں میں بہت اعتماد حاصل ہے۔ **چند خصوصیات:** ❶ تمام فتاویٰ کو باحوالہ رکھنے کا اہتمام۔ ❷ ترتیب میں اولاً عقائد سے متعلق مسائل کو لیا گیا ہے مثلاً پہلے کتاب الایمان پھر ردِ فرق باطلہ اور کتاب العلم جس میں متعلقات قرآن، تفسیر وحدیث، فقہ وفتاویٰ، تصوف کو لیا گیا ہے۔ انکے بعد جلدوں کی ترتیب فقہی ابواب پر کی گئی ہے۔ ❸ حوالہ جات کی ترتیب میں مسئلہ سے متعلق کتب فقہیہ کی عبارتوں کے ساتھ قرآن کی آیت، حدیث مرفوع یا کم از کم صحابی یا تابعی کا اثر تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ❹ فتاویٰ کی زبان بہت سلیس اور عام فہم ہے اور فتاویٰ نویسی کے اصول و آداب کے موافق ہے۔ عبارات تکرار اور حشو و زوائد سے پاک ہیں۔ ❺ مکررات سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ❻ کتاب کے شروع میں حضرت مفتی صاحب کا طویل اور مبسوط مقدمہ ہے جس میں مصادر شریعت، فقہ اسلامی کی تدوین، ائمہ اربعہ کی تقلید، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے فقہ کا تعارف، طبقات فقہاء، فقہ وفتاویٰ کی اہمیت، اصول افتاء، آداب فتاویٰ نویسی، فقہ حنفی کی بنیادی کتب کا تعارف جن کو پڑھ کر نہ صرف طالبعلم بلکہ ایک فقیہ اور مفتی کو بھی اپنے فن میں نئی روشنی ملے گی۔ مکمل ۱۹ جلد قیمت -/9,000

دل کی معرفت اور اسکی اصلاح وتربیت — مفتی محمد صغیر نعمانی

ساری کائنات کا سدھار اور بگاڑ انسان کے سدھار اور بگاڑ سے وابستہ ہے۔ اور انسان کی فلاح وبہبود انسان کے دل سے جڑی ہوئی ہے۔ گویا بنا ہوا دل ساری کائنات کی کامیابی کا ضامن ہے۔ اور بگڑا ہوا دل دنیا وآخرت کی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ اس کتاب میں مؤلف نے دل کی معرفت وپہچان اور پھر اس کی اصلاح سے متعلق اکابر کی کتابوں سے مختلف باتیں جمع کردی ہیں۔ قیمت -/250

ناشر: دارالاشاعت رجسٹرڈ اردو بازار کراچی

کتب درس نظامی و دیگر مطبوعات عربی، اردو اور انگریزی کی بارعایت خریداری کے لئے تشریف لائیں

Ph: 021-32213768, 32631861, Mail: ishaat@cyber.net.pk, ishaat@pk.netsolir.com, Facebook:Darul-ishaat

قلم قرآن اور قرآن پاک و دیگر اداروں کی مطبوعات اردو عربی، انگریزی اور کتب درس نظامی کی بارعایت خریداری کے لیے رجوع فرمائیں — فہرست مفت طلب فرمائیں/لائبریریاں بھی رجوع کریں